

۲ پیرچہ ایسول فقہ ۲۰۱۱

سوال نمبر ۱

جنر: الف:

ترجمہ

احکام شرعیہ کے تین اصولوں میں چوتھا
اصول قیاس ہے جبکہ احکام کا استنباط تین اصولوں
سے ہوتا ہے اور مصنف کیلئے مناسب تھا کہ
اس تعریف میں خط کشیدہ الفاظ کا احناف نے
کر دینے جس طرح علامہ فخر الاسلام وغیرہ شادحین
نے کیا ہے تاکہ قیاس شبہی اور قیاس مجتہبی
خارج ہو جائے اور لیکن مصنف نے مشہور تعریف
سے اعتراض کرنا پسند نہیں کیا۔

شادحین کی رائے اور مقصود عبارت کی وضاحت
حضرت علامہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ مصنف
کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ قیاس کی تعریف
میں خط کشیدہ الفاظ کا احناف کر دینے جس طرح
علامہ فخر الاسلام وغیرہ شخصیات نے فیود کا
احناف کیا ہے لیکن مصنف نے علمی مقام کا
احترام کر کے ہونے فرماتے ہیں کہ شاید انہوں
نے مشہور تعریف سے اعتراض کرنا پسند نہ کیا ہو۔

(ب)

کتاب اللہ سے مستط قیاس کی کوئی ایک مثال
نماز جمعہ کی اذان ہوئے ہیں خرید و فروخت
شرک کرنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ الارشاد ربانی ہے

یا ایہا الذین امنوا اذا نودی لصلوٰۃ من یوم الجمعة
فاسعوا الی ذکر اللہ

اے ایمان والو جب نماز جمعہ کی اذان ہو جائے
تو تشریف دو فرشتے تجارت (بند کھڑو اور
اللہ کے ذکر (نماز جمعہ) کی طرف آؤ
اس آیت میں اذان جمعہ ہونے سے تجارت
شرک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس پر
قیاس کرتے ہوئے کاشت کاری ترک
کرنے کا حکم لگایا جائے تو بھی کتاب اللہ
کی نص کے عین مطابق ہو گا۔

جذبات:

کتاب اللہ کی تشریف مع جنس و فصول

بہر حال کتاب وہ قرآن کریم ہے جو رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا ہے جو مصاحف میں
محفوظ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ
متواتر منقول:

الکتاب مصروف ہے فالقرآن بلاشبہ تک مصروف
ہے الکتاب جنس ہے کہ اس میں سابقہ کتب
شامل تھیں الکتاب فصول اول ہے کہ اس سے

کتب سماوی خارج ہو گئیں المنزل علی سر رسول
علیہ السلام کی قید سے باقی عجائز خارج ہو گئیں
جو مختلف انبیاء پر اناری گئی تھیں المکتوب
فی المصاحف کی قید سے وہ آیات خارج

ہو گئیں جو منسوخ شدہ تھیں المنقول معنی نقل
متواتر بلاشبہ کی قید سے وہ قرآن خارج

یہ سب گیس جو مختلف قید ہیں

سوال نمبر: 2

جند: الف:

ترجمہ

اور یہی استعلا کی بناء پر کسی کا اپنے مختص کو کسی کا
کا اس سے رکنا ہے یعنی تون کر

یہی جند قبیح کی جو اقسام ہیں

۱۔ قبیح لعینہ و شرعاً کی تصریف و مثال

قطع نظر شریعت کے وارد ہونے سے اس کی

قبیح عقلی کے لیے وضع کیا گیا ہے یعنی اس

کے قبیح کا ادراک عقل سے ممکن ہو مثلاً کفر

بہ اصل وضع ہی میں قبیح ہے اگر شریعت

اس کے قبیح ہونے پر وارد نہ ہو تب بھی

عقل سے اس کے قبیح ہونے کا ادراک

مکن ہے کیونکہ منہج کی ناشکری کا قبیح

ہونا عقول سلیمہ میں واضح ہے

۲۔ قبیح لعینہ شرعاً کی تصریف و مثال

اس کے قبیح ہونے کو شریعت نے بیان کیا

ہو جبکہ عقل اس کے قبیح ہو کا ادراک

کر نہ سکتا ہے (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

اس میں قبیح شرعاً ہے کیونکہ بیع لافوی

طور پر ایسے معنی کے لیے وضع نہیں کیا گیا

جس میں قبیح عقلی ہو بلکہ اس کے قبیح کو شریعت

نے بیان کر دیا کیونکہ شریعت نے اسے مکروہ

بیع کی تفسیر مباکۃ الجال بالمال سے کی ہے
جبکہ آزاد شرمٹا مال نہیں ہے اسی طرح بیع
وہ جو نواز ادا کرنا بھی قبضہ شرمٹا ہے
کیونکہ وہ شرمٹا نواز پڑھنے کا اہل نہیں ہے

دب

زنا سے حرمت معاہدہ ثابت ہونے سے بیان ہونے
میں مذاہب ائمہ

جب کسی عورت سے زنا کیا جائے یا شہوت
سے چھو لیا جائے تو اس سے حرمت معاہدہ
ثابت ہو جاتی ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ میں آئمہ فقہ کا اختلاف ہے
امام اعظم، امام شافعی اور حضرت امام مالک
رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس محل سے حرمت
معاہدہ ثابت ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں
دلائل حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت امام ابن شیبہ رحمہ اللہ سے منقول ہے
حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے
اگر آدمی عورت سے محبت کرے جو اس کے لیے
حلال نہیں تھی یا شہوت کے ساتھ اسے چھو لیا
پھر اس پر سب حرام ہو جائیں گی

(۲) روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عمر رضی
اللہ عنہ سے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں زمانہ
جہلیت میں ایک عورت سے ارتقاب زنا
کیا تھا تو اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہوں
آپ نے جواب دیا میری برادر نہیں اور نہ

ایسا نفاخ جائز ہے کہ بیٹی کو اس چیز پر مطلع
 ہو جس پر اس کی ماں مطلع تھی
 حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ انصافی لکھا
 مؤخر ہے کہ اس سے شریعت میں ہرگز
 ثابت نہیں ہو سکتی جیسے وہ کا مذہب، فوی ہے
 اور اثر دلائل مضبوط ہیں لہذا ان کے مذہب
 کو ترجیح حاصل ہے

سوال نمبر 3

(الف)

استدلال کے چار اقسام کی تصریف اور مثال
 (۱) عبارت النص

جو معنی نص سے مقصود ہو نص کی عبارت
 ہی اس کی واضح الفاظ میں ہر اہل
 دے مثلاً ارشاد بانی ہے: **وَأَخْلَى اللَّهُ الْبَيْعَ**
وَعَثَرَهُمُ الذُّبُورَ یعنی اللہ انصافی نے بیع حلال
 کیا اور سود کو حرام بنقرآن و سنت کی
 اکثر تفہیمیں اسی نص کی ہیں
 اور اسکو دلالت النص کہتے ہیں

(۲) اشارۃ النص

نص کے الفاظ میں کوئی ایسا اشارہ موجود ہو
 جو اس کے معنی کو واضح کرتا ہو چنانچہ
 ارشاد خداوندی ہے: **وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ** اور
 معاملہ میں آپ صحابہ سے مشورہ کر لیا کریں
 اس میں اس بات کا اشارہ موجود ہے کہ امت
 میں ایسے ایسی جماعت ہو نا چاہیے جو امت

کی رہنمائی کرے اور معاملات میں امت میں سے مشاورت کرے اس کو دلالت اشارہ بھی کہا جاتا ہے (۳) اقتضاء النص

لفظ اقتضاء کا معنی ہے تفاتی کرنا اس کا مطلب مطلقاً معنی ہے عبارت میں کسی لفظ کو محذوف ماننا اگر ایسے محذوف نہ مانا جائے تو مفہوم درست نہ ہو جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے فَوَسِّلِ الْفُرْجَةَ اَوْزِجْ فَوَالْوَنَ سے دریافت کر میں یہاں لفظ الْفُرْجَةَ: ~~سبیل~~ قیل لفظ اهل محذوف تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ اس کو بغیر اس جملہ کا مفہوم درست نہیں ہے

(۴) دلالة النص

نص کا حکم کسی ایک معاملہ میں ہو جائے دوسرے حکم اس سے خود سمجھا جا رہا ہے مثلاً ارشاد قرآن ہے: فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اِفْ تَوَلَّيْتُمَا یعنی تم والدین کو اِف نہ کہو اور انہیں ڈانٹو۔ تو اس سے یہ بات اخذ و ثابت ہو گئی کہ والدین کو مارنا نہیں ہے۔ الفاظ سے یاد نہ کرنا یا بھارنا بھی حرام ہے

(ب) استدلال مذکورہ کی چار قسموں کی وجہ سے

اس لیے کہ استدلال کرنے والا اگر نظم سے استدلال کرے گا پس وہ نظم معنی کیلئے قصداً لا یأتیاً تو عبارة النص ورنہ اشارة النص ہے اگر نظم سے استدلال نہ کرے بلکہ معنی سے استدلال کرے اگر وہ معنی اس نظم سے لفظاً سمجھا جائے گا

لہذا یہ دلالتِ النص ہے ورنہ اگر مصنف پر نظم یا
کئی محنت شریعاً یا عقلاً معروف ہو تو وہ اقتضاءِ النص

سوال نمبر: 4:

والف (سنت کی تشریف

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل
اور تفسیر یا احادیث کے قول و فعل یا تفسیر
کو سنت کہا جاتا ہے

سنت اور حدیث میں فرق

سنت کا معنی طریقہ ہے اور احادیث

طریقہ پر اس سے مراد حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کا قول و فعل اور یا تفسیر ہے

حدیث کا معنی بات ہے اور اس سے مراد

حضور اقدس کے ارشادات ہیں

حدیث متواتر

وہ حدیث ہے جسے ہر دور میں اپنے کثیر لاکھ

روایت کریں کہ ان کا عادیہ چھوٹا ہے

متفق ہونا (صنع) ہو حال

یہی عورت حال از ابتدا تا انتہاء اس کی سنزگی ہے

(ب) عزیمت اور رخصت کی تشریف

را عزیمت

پس عزیمت اس چیز کا نام ہے جو احکام شرعیہ

میں اصل ہے عوارض کے ساتھ متعلق نہیں ہے

جیسے ماہ رمضان میں بحالتِ عیالیت افطار کو

مشموع قرار دیا گیا پس ماہ رمضان میں فرضی

کئی وجہ سے افطار کا مشروع ہو مگر رخصت نہیں بلکہ
رخصت ہے: رخصت کی مشہور چار اقسام ہیں
۱) غرضی (ذاتی واجب) ۲) سنت (لاا) ۳) نفل
۴) رخصت

رخصت کا لغوی معنی ہے آسانی و سہولت
اس کا اطلاقی مفہوم کسی مشکل حکم کا
آسانی کی طرف پھیر دینا مکلف کے کسی عذر
کی وجہ سے: رخصت کی مشہور دو اقسام ہیں
۱) رخصت حقیقت ۲) رخصت مجاز
(ج)

احد لفقہ کی تعریف
ایسے قواعد کا جاننا جن کے ذریعے شرعی احکام
کا استنباط کیا جائے
موضوع

دلائل اربعہ کتاب اللہ سنت رسول اجمال
اور خیاس اور احکام ہیں
غرض و غایت

شرعی احکام کو کہو احکام تفصیل سے جاننا اور
مسائل استنباط کرنے کے لیے قواعد معلوم کرنا